جلد ۴ | ۲- جنوری سنہ ۱۹۱۷ء | سہ شنبہ | مطابق ۷- ربیع الاول سنہ ۱۳۳۵ھ | نمبر ۵۲

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت ایام جلسہ میں بہت عرصہ تک تقریر کرنے اور کھانسی اور زکام کے لاحق ہونے کی وجہ سے تاحال کسل مند ہے۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ صحت بخشے۔

سید سرور شاہ صاحب داتوی غیر مبائع نے یکم جنوری کو کچھ سوال لکھکر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں برائے جواب پیش کیئے۔ جن کے حضور نے بعد از نماز ظہر جواب دیئے۔ سید صاحب موصوف اچھا اثر لیکر گئے۔

سالانہ جلسہ پر تشریف لانے والے احباب میں سے ابھی تک کچھ صاحبان یہیں اقامت گزین ہیں۔

مسجد اقصیٰ میں مولانا مولوی سرور شاہ صاحب روزانہ درس قرآن دیتے ہیں۔

اخبار احمدیہ

اہل علم مستورات توجہ فرمائیں

ہم نے مستورات کے لیئے جو ماہوار ضمیمہ کا پہلا نمبر شایع کیا ہے۔ اس میں "انعامی مضمون" کے عنوان سے لکھا تھا۔ کہ ہم الفضل کی طرف سے پانچ روپیہ اس بہن کیلئے انعام مقرر کرتے ہیں۔ جو مہمان نوازی کے متعلق بہترین مضمون لکھے۔ اس مضمون کو ذیل کے حصص میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) مہمان نوازی کی ضرورت اور اس کا اثر تمدن پر۔

(۲) مہمان کی عزت و تکریم کیلئے کن باتوں کی ضرورت ہے۔

(۳) میزبان کو مہمان کے آرام کیلئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(۴) کیا مہمان نوازی کا کوئی برا پہلو بھی ہے۔ اگر ہے تو کونسا۔

اس مقابلہ میں احمدی وغیر احمدی کا کوئی سوال نہ ہوگا بلکہ فرقہ اناث میں سے جو چاہے۔ اسمیں شریک ہو جائے۔

ہماری اس اعلان پر اخویم مکرم شیخ فضل کریم صاحب اسسٹنٹ اکونٹنٹ حیدرآباد دکن تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مبلغ تین روپیہ میری طرف سے اس بہن کو دیئے جائیں جس کا مضمون مہمان نوازی کے متعلق دوسرے درجہ پر رہے۔ نیز بابو عبد الحمید صاحب آڈیٹر ریلوے۔ سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور لکھتے ہیں۔ کہ میری طرف سے دو روپیہ اس بہن کو دیئے جائیں۔ جس کا مضمون مہمان نوازی پر تیسرے درجہ پر رہے۔

پس ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ مستورات بہت جلدی مضامین لکھکر ارسال فرما دیں۔ یہ تینوں انعام علی الترتیب پیش کیئے جائیں گے۔

بہار ہائی کورٹ کا فیصلہ

گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اس مقدمہ کے حالات جو بہار ہائی کورٹ میں دائر تھا۔ درج کیئے گئے تھے۔ اب اسکے متعلق نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ہائی کورٹ نے عدالت ماتحت کے فیصلہ کو بحال رکھتے ہوئے۔ اپیل نامنظور

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی ... پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

کردی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ فریق ثانی کی طرف سے بھی اپیل کی گئی تھی۔ وہ بھی خارج ہو گئی ؛

جناب قاضی عبداللہ صاحب مبلغ اسلام لنڈن کا خط

اس ہفتہ میں دو دفعہ حضور کی خدمت میں بعض حالات عرض کر چکا ہوں مگر بڑی ناشکری ہو گی اگر خدا تعالیٰ کی عنایات کا ذکر جو خصوصیت سے اس عرصہ میں ہوا نہ ذکر کیا جائے لنڈن کونٹی کونسل کے پارک ڈپارٹمنٹ نے دو پارکوں میں اسلامی لٹریچر تقسیم کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ گذشتہ اتوار کو ایک پارک میں مختصر طور سے اسلام کے متعلق لوگوں سے گفتگو ہوئی اور ٹریکٹ اسلام بھی تقسیم کیا۔

پیر کے روز ایک سوسائٹی میں مذاہب پر بحث ہو رہی تھی۔ اسلام کی خوبیوں۔ اور یونیورسل اصول پر مختصر طور سے میں نے بھی ریمارک کیئے۔ پھر ایک پادری صاحب سے دو گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ مکان پر بھی آئے۔ قرآن شریف اوّل حصہ اور ٹیچنگز آف اسلام مستعار لے گئے۔ ان سے اپنے سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سچائی کا طرفدار ہو گا۔ الا ماشاء اللہ۔

منگل کے روز ایک پیمفلٹ بابت انعقاد اجلاس روز اتوار۔ چھاپ کر۔ رسالہ اسلام کے ساتھ تقسیم کیئے۔ ایک صاحب سرسری طور سے پڑھکر حیران ہوتے ہوئے سلسلہ کے متعلق باتیں پوچھتے رہے۔ پھر وعدہ کیا کہ میں پورے غور سے اسکو پڑھوں گا ؛

بدھ کے روز برادران بشیر۔ اور سلمان مکان پر تشریف لائے۔ ایک صاحب سکرٹری تھیوسوفیکل سوسائٹی نے اسلام پر لیکچر دینے کیلئے مدعو کیا۔ اس میں مشکلات تھے مگر بفضلہ ۱۳۔ نومبر کو لیکچر دینے کا انتظام ہو گیا۔ برادر سلمان بھی ساتھ جائیں گے ؛

بہن سلمیٰ اور برادر محمد یونس کی طرف سے خطوط آئے۔ کام میں ہر دو صاحبان بڑی ہمت سے کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی سعی جمیلہ میں برکت ڈالے۔ حضور انکے لیئے دعا فرما دیں۔ برادر محمد یونس نزلہ اور سر درد جسکا دورہ ہر سال ہو جاتا ہے شکایت کرتے۔ اللہ تعالیٰ شفا بخشے۔ فرانس میں برادر محمد عبداللہ خیریت سے ہیں۔ انکی وصیت کا کا غذ ارسال خدمت ہے ؛

اظہار اخلاص

حکیم محمد حسین صاحب قریشی موجد مفرح عنبری لاہور کو ہمارے اکثر احباب جانتے ہیں۔ اس دفعہ آپ بوجہ علالت مزاج جلسہ میں شامل نہیں ہو سکے۔ اس معذرت کے لیئے انکا ایک خط ملا ہے جسے ہم اسلیئے شائع کرتے ہیں۔ کہ احباب اس مخلص دوست کیلیئے دعا کریں۔

حکیم محمد حسین صاحب کا خط

"میں بٹالہ پہنچکر یکایک طبیعت کے سخت خراب ہو جانے کے باعث واپس ہوا۔ اور نہایت پیارے اور عزیز بچہ محمد یعقوب کو اپنا قائم مقام بنا کر جلسہ کی برکات سے حصہ لینے کیلیئے بھیج دیا ہے۔ مجھے اس غیر حاضری کا بڑا ہی دکھ ہے بڑا ہی صدمہ ہے۔ گو میں یہاں ہوں۔ لیکن میرا ہر ذرہ جلسہ میں ہے۔ مجھے بے حد افسوس ہے۔ اور تکلیف ہے کہ میں احباب کے دیدار پُر انوار سے سخت مجبوری کے باعث محروم رہا ہوں۔ مسیح کے پرانے خادموں سے مصافحہ کرنا السلام علیکم کی قابل رشک دعاؤں سے حصہ لینا۔ میں نے دنیا و مافیہا کو اتنا دیکھا ہے اور اسکو اسقدر جانتا ہوں کہ اسپر اللہ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ بہت تھوڑے ہونگے جنکو اتنا کچھ دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ اس سب کے بعد اور بے شمار تجربہ کے بعد میں اس ایمان پر ہوں۔ کہ آج تمام برکات میرے پیارے اور پیارے کے پیارے محمود کے قدموں کے نیچے ہیں۔ آج تمام چشمے بند ہیں صرف ایک اور یہی ایک چشمہ کھلا ہے جسکے نصیب ہوں حصہ لے۔ ہاں آج امتحان کا دن ہے۔ اور عالم کیلئے یکا دن ہے۔ میرے نزدیک جس نے اپنی علیحدگی کا اعلان کیا ہے بڑا ہی بدنصیب ہے۔ اور ہم نہیں بتا سکتے کہ یہ کتنے بڑے اور کس گناہ کی سزا میں ہے"؛

بیعت

حضرت نانی صاحبہ کے حضرت خلیفۃ ثانی کے دست مبارک پر بیعت کرنیکا ذکر انہی کالموں میں آچکا ہے۔ لیکن یہ خبر درج ہونیسے رہ گئی تھی کہ حضرت نانی صاحبہ کی سگی بہن مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی اہلیہ نے بھی حضرت کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے خدا تعالیٰ مبارک کرے ؛

قاضی یوسف علی صاحب سیالکوٹی کی تردید مرہم عیسیٰ کے بیان پر

قاضی صاحب کے متعلق جب مرہم عیسیٰ نے ایک تحریر شائع کی تو انسے پوچھا گیا کہ کیا یہ تحریر آپکی ہے اگر آپ ہی کی ہے تو کیا آپ کا یہی مطلب تھا جو مرہم عیسیٰ نے ظاہر کیا ہے یا مرہم عیسیٰ کا رنگ اسپر چڑھا ہوا ہے۔ اسکے جواب میں جو کچھ قاضی صاحب نے لکھا ہے اسکو درج اخبار کیا جاتا ہے احباب اس سے مرہم عیسیٰ کی دیانت کا اندازہ خود فرما لینگے:-

"پیغام صلح اخبار میں حکیم مرہم عیسیٰ نے چند الفاظ دربارہ نبوت مسیح موعودؑ اور احمد نام نقل کیئے۔ اور پبلک کو دھوکہ دیا گیا۔ اگر کچھ بھی خدا ترسی کا مادہ ہوتا۔ تو ان الفاظ کی تفصیل جو میں نے سیالکوٹ اُسوقت بیان کی۔ وہ بھی درج کرتے۔ تاکہ ناظرین کو لکھنے والے کا پورا مدعا معلوم ہو جاتا۔ اور وہ مغالطہ نہ کھاتے۔ احمد نام کے متعلق مجھ پر سراسر افترا کیا گیا ہے میں نے ہرگز ایسا نہ کہا۔ جیسا کہ سید انعام اللہ نے لکھا ہے۔ اور نہ ہی مجھے اس بات کا علم ہے۔ میں خدا کے فضل سے حضرت صاحبؑ کو ہی قرآن کی احمد والی پیشگوئی کا صحیح مصداق علیٰ وجہ البصیرت یقین کرتا ہوں۔ نبوت ظلیہ ناقصہ سے میری مراد غیر تشریعی نبوت تھی۔ اور یہی میرا مدعا حضرت صاحبؑ کے محض دعویٰ نبوت کے انکار سے تھا۔ یعنی بلاواسطہ محمد صلعم آپ کا دعویٰ نبوت نہ تھا۔ آپ امتی نبی تھے۔ میں حضرت صاحب کو حقیقی طور پر کامل نبی مانتا ہوں۔ اور آپکے سب کمالات بالواسطہ محمد صلعم مانتا ہوں۔ اور یہ بھی مانتا ہوں۔ کہ امت محمدیہ میں آجتک سوائے حضرت مسیح موعودؑ کے کسی نے نبی کا نام یا خطاب نہیں پایا ؛ خاکسار قاضی محمد یوسف علی احمدی۔ سیالکوٹی

(دفتر نہر مرالہ ہیڈ۔ ضلع سیالکوٹ)

نماز جنازہ

جناب پیر افتخار احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ ۲۹۔ دسمبر بروز جمعہ کچھ عرصہ بیمار رہ کر راہئے ملک بقا ہوئیں۔ نیز میاں محمد الدین صاحب آٹا فروش جو بہت مخلص اور پُر جوش احمدی تھے۔ چند دن نمونیہ کی مرض میں مبتلا رہ کر یکم جنوری ۱۹۱۷ء کو فوت ہو گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب کرام مرحومین کے لیئے درد دل سے دعائے مغفرت فرما دیں۔ اور جنازہ غائب پڑھیں ؛

اطلاع ضروری:- احباب کو چاہیئے کہ خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری کا ضرور حوالہ دیا کریں ؛

خاکسار مینیجر الفضل قادیان

550

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲ - جنوری ۱۹۱۷ء

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بابت ۱۹۱۶ء

۲۶ - دسمبر کی کارروائی

جلسہ کی کارروائی ۲۶ - دسمبر ۱۹۱۶ء کی صبح کو بوقت ۹ بجے مسجد نور میں شروع ہوئی - جہاں گیلریوں کے ذریعہ سامعین کے بیٹھنے کے لیئے بہت عمدہ انتظام کیا گیا تھا - قبل از دوپہر کے اجلاس کے لیئے جناب مولانا مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری پروفیسر عربی صدر جلسہ تجویز ہوئے - اور حافظ عبید اللہ صاحب وزیر آبادی کی تلاوت قرآن کریم اور جناب قاسم علیصاحب رامپوری کی نظم خوانی کے کارروائی جلسہ شروع ہوئی - اور جناب مولانا مولوی حافظ روشن علیصاحب نے اپنی شاندار تقریر حسب پروگرام "مسائل مختلفہ مابین احمدیان و غیر احمدیان" پر شروع فرمائی - اور نہایت وضاحت اور صراحت کے ساتھ اس مضمون پر روشنی ڈالی - آپکی مفصل تقریر انشاء اللہ کسی آیندہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین کی جاسکے گی - اسوقت عدم گنجائیش کی وجہ سے مختصراً عرض ہے - آپنے فرمایا کہ ہم میں اور غیر احمدیوں میں بہت سے اختلافات ہیں - جن میں سے ایک بڑا بھاری اختلاف یہ بھی ہے - کہ ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اب بھی اپنے پیارے اور برگزیدہ بندوں سے کلام کرتا ہے - اور غیر احمدی کہتے ہیں - کہ اب خدا کسی سے کلام نہیں کرتا - حالانکہ خدا تعالیٰ کا کلام کرنا اسکی ایک ایسی صفت ہے - جسکی بہت بڑی ضرورتیں ہیں - جنمیں ایک خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت بھی ہے - کیونکہ دلائل عقلیہ سے صرف یہ کہا جاسکتا ہے - کہ خدا ہونا چاہیئے - نہ یہ کہ خدا ہے بھی - پس خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دلائل عقلیہ سے نہیں ہوسکتا بلکہ اسکے کلام کرنے سے ہوتا ہے دوسرے خدا تعالیٰ سے کامل محبت پیدا کرنے کیلئے کلام کی ضرورت ہے - اور یہ دونو ایسی ضرورتیں ہیں کہ خدا تعالیٰ انکو پورا کرنے کے لیئے ہمیشہ سے کلام کرتا رہا ہے - اور جب پہلی الہامی کتابوں میں تغیر و تبدل ہوجاتا اور ان سے حقیقی فائدہ نہ اٹھایا جاسکتا - اور لوگ خدا تعالیٰ سے دور چلے جاتے - تو خدا تعالیٰ انکو اپنے کلام کے ذریعہ ہی اپنی طرف کھینچتا رہا ہے ؛

ان ضرورتوں کو جناب حافظ صاحب نے نہایت عمدگی سے واضح کرتے ہوئے فرمایا - کہ نہ صرف یہی ضرورتیں خدا تعالیٰ کے کلام کرنیکی متقاضی ہیں - بلکہ اگر خدا تعالیٰ اپنے کلام کو منقطع کردے - تو اس میں بڑے بڑے نقص بھی پیدا ہوجاتے ہیں - اول تو خدا تعالیٰ کا قطع کلام کرنا اسکے غضب کی علامت ہے - چنانچہ قرآن کریم میں فرماتا ہے - ان الذین یکتمون ما انزل اللہ من الکتٰب و یشترون بہ ثمنا قلیلاً اولٰئک ما یأکلون فی بطونھم الا النار ولا یکلمھم اللہ یوم القیٰمۃ ولا یزکیھم (۲-۱۶۹) پھر یہ کہ واتخذ قوم موسٰی من بعدہٖ من حلیھم عجلاً جسدًا لہ خوار الم یروا انہ لا یکلمھم ولا یھدیھم سبیلاً اتخذوہ وکانوا ظٰلمین (۷-۱۴۶) اسمیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے - کہ موسیٰ کے بعد جو انہوں نے بچھڑے کو اپنا معبود بنالیا تھا - کیا وہ نہیں دیکھتے تھے - کہ وہ انکے ساتھ کلام نہیں کرتا تھا - اور نہ ہی انکو ہدایت دیتا تھا - پس اگر خدا تعالےٰ بھی کلام نہ کرے - تو انکو یہ بات کس طرح کہی جاسکتی تھی - اصل بات یہی ہے - کہ خدا تعالیٰ اب بھی کلام کرتا ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے - وہ لوگ غلطی پر ہیں - جو کہتے ہیں - کہ اب خدا کلام نہیں کرتا ؛

دوسرا اختلاف یہ ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کی انتظار کرنی چاہیئے یا نہیں - ہم کہتے ہیں کہ انتظار کرنی چاہیئے - لیکن ان میں سے بعض کہتے کہ نہیں - ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں خود دعا سکھلائی ہے - اور پھر اس زمانہ میں ایک نبی کی ضرورت بھی ہے - تو پھر کیا وجہ ہے - کہ خدا تعالےٰ کوئی نبی نہ بھیجے - پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے - افمن کان علٰی بینۃ من ربھم و یتلوہ شاھد منہ و من قبلہ کتٰب موسٰی اماما و رحمۃ اس سے یہ مراد ہے - کہ جس طرح موسیٰؑ کی کتاب امام اور رحمت تھی اور اس نے شہادت دی تھی کہ اس کے بعد اس ایسا ایک نبی ہوگا اسی طرح یہ کتاب یعنی قرآن شہادت دیتا ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی ہوگا ؛

پھر احادیث کی تمام کتابوں میں ایک حدیث آئی ہے اور بہت کثرت اور تواتر کے ساتھ آئی ہے - کہ ایک نبی آئے گا - اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکماً اور عدلاً کہا ہے - پس ہم حق پر ہیں اور ہمارا دعویٰ سچا ہے ؛

تیسرا اختلاف یہ ہے - کہ آنے والا اگر آیا تو وہ اس اُمت سے ہوگا یا کسی اور اُمت سے - غیر احمدیوں میں سے جن کا اعتقاد ہے - کہ وہ آئے گا - وہ کہتے ہیں کہ اس اُمت سے نہیں بلکہ بنی اسرائیل سے آئیگا - اور وہ مسیح ناصری ہوگا - ان کے یہ اعتقاد رکھنے کی وجہ سے ہمیں وفات مسیح کے ثابت کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے -

اسکے بعد جناب حافظ صاحب نے نہایت واضح طور پر وفات مسیح ثابت کی -

چوتھا اختلاف بیان فرمایا - کہ جو آنے والا ہے وہ نبی ہوگا یا نہیں - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا خاتم النبیین کے خلاف تو نہیں - اور کیا لا نبی بعدی والی حدیث تو کسی نبی کو آنے سے نہیں روکتی ؛

اسکے متعلق آپنے قرآن کریم سے نبی کے آنے کی خوب تشریح فرمائی اور ان سب روکوں کا جواب دیا - جو کسی نبی کے آنے میں پیش کی جاتی ہیں - اور پھر آنے والے کا وقت اس کی شناخت کے معیار اسکو ماننے کی ضرورت کو بیان فرمایا اور ہر ایک پہلو پر نہایت عمدہ روشنی ڈالتے ہوئے اپنے مضمون کو دعا پر ختم کیا - اور جلسہ نماز ظہر و عصر کیلئے برخاست ہوا - نمازیں حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتدا میں پڑھی گئیں ؛

دوسرا اجلاس

اسکے بعد حضور کی موجودگی میں دوسرا اجلاس شروع ہوا ✤

پہلا ریزولیوشن

جناب مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے ایک ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں اپنی جماعت کو گورنمنٹ کی وفاداری کی بڑے زور سے تعلیم دی ہے۔ حتیٰ کہ شرائط بعیت میں اسکو داخل کر دیا ہے۔ اور موجودہ جنگ میں جماعت احمدیہ نے گورنمنٹ کی ہر طرح سے امداد کی ہے۔ روپیہ سے۔ اور کئی سو احمدی جنگ میں اسوقت بھی شامل ہیں۔ اور داد شجاعت دے رہے ہیں۔ اسوقت ایک ضروری امر درپیش ہے۔ اور وہ یہ کہ جرمن اور اس کے ساتھیوں نے جور اور تعدی سے بعض چھوٹے ملکوں پر حملہ آور ہو کر ان کو تباہ کر ڈالا ہے۔ اور اس وقت اس نے یہ خیال خام اپنے دل میں جما کر کہ میرا پلہ بھاری ہے۔ صلح کی درخواست ہماری گورنمنٹ کے سامنے پیش کی ہے۔ چونکہ اس نے سمجھ لیا ہے۔ کہ اب میری خیر نہیں۔ اس لئے وہ یہ چال چلا ہے۔ اور اس طرح اس نے دہوکہ دینا چاہا ہے کہ یہ ظاہر کرے کہ اسوقت جرمن تو صلح پر تیار ہے۔ اور لڑائی کو بند کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اتحادی بند نہیں کرتے۔ اس سے شاید کسی کو ناواقفیت کی وجہ سے دہوکہ لگے۔ اس لئے اس دہوکہ کو دور کرنے کے لئے ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایک ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ:۔

"قائم مقامان جماعت احمدیہ جو تمام علاقہ ہائے ہندوستان سے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تقریب پر جمع ہوئے ہیں۔ شہنشاہ معظم اور برٹش گورنمنٹ سے دلی خلوص اور سچی وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے شہنشاہ معظم اور برٹش گورنمنٹ کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ بعض مخالف حکومتوں کی طرف سے جو صلح کی تجویز پیش ہوئی ہے۔ اس کے متعلق وہ وزرائے انگلستان کی اس رائے سے بکلی متفق ہیں کہ صلح صرف ایسی ہی شرائط پر ہونی چاہیئے۔ جو آیندہ امن و امان قائم رکھنے کی ضامن ہوں۔ اور یہ کہ جماعت احمدیہ برٹش ایمپائر کی حفاظت کے لئے ہر ایک ممکن خدمت جو اس سے ہو سکتی ہے۔ کرنے کے لئے تیار ہے۔"

یہ ریزولیوشن خان صاحب محمد علیخان صاحب مسٹر ایلر کوٹلہ و سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کی پرزور تائید اور تمام حاضرین کے اتفاق سے پیش ہوا ✤

دوسرا ریزولیوشن

اس کے بعد جناب مفتی محمد صادق صاحب نے دوسرا ریزولیوشن اپنی طرف سے .. پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔ کہ جماعت احمدیہ مونگھیر اور غیر احمدیاں مونگھیر میں جو مسجد کا مقدمہ دائر تھا۔ اس کے متعلق ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے اخبارات میں ایک تار چھپوایا ہے۔ اور اپنے گروہ کو جماعت احمدیہ کا قائم مقام ظاہر کرتے ہوئے مغالطہ دینا چاہا ہے۔ اس کے متعلق ہم یہ ریزولیوشن گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں کہ:۔

"قائمقامان جماعت احمدیہ جو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تقریب پر مرکز سلسلہ قادیان میں جمع ہوئے ہیں۔ اس تار کے مضمون کو جو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ نے مختلف اخبارات کو مسجد مونگھیر کے مقدمہ کے متعلق دیا ہے سخت حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اسبات کا اعلان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ ہرگز جماعت احمدیہ کے قائم مقام نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ

(۱) وہ جماعت احمدیہ کا ایک نہایت ہی قلیل حصہ ہے، جو دو فیصدی بھی بمشکل ہوگا ہے ✤

(۲) وہ خصوصیات سلسلہ احمدیہ کو ترک کر چکا ہے

(۳) وہ سلسلہ کے مرکز قادیان سے برخلاف حکم بانی سلسلہ قطع تعلق کر چکا ہے ✤

ہم اسبات کا بھی اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جن الفاظ میں اعلان مذکور کیا ہے۔ وہ دہوکہ دینے والے ہیں۔ جماعت احمدیہ قادیان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی اور آخری نبی تسلیم کرتی ہے۔ اور قرآن کریم کو آخری کتاب تسلیم کرتی ہے۔ ہاں اس کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق کہ آنیوالا مسیح نبی ہوگا۔ حضرت مرزا صاحب جو مسیح موعود تھے نبی تھے۔ اور یہ عقیدہ اہم عقائد اسلام میں سے ہے۔ کیونکہ تمام علماء امت محمدیہ اسبات پر متفق ہیں کہ آنیوالا مسیح نبی ہوگا۔ پس جماعت احمدیہ ہرگز اسبات کی روادار نہیں ہو سکتی۔ کہ رسول کریم کے اس قول کو توماننے کہ آپ آخری نبی ہیں۔ اور اس قول کو رد کر دے کہ آنیوالا مسیح نبی ہوگا اس کا مذہب ہے اور یہی اس کے بانی کی تعلیم ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ یعنے آپکے بعد اور کوئی ایسا نبی نہیں آئیگا۔ جو آپ کی لائی ہوئی شریعت کو منسوخ کر دے۔ مگر آپ کا آخری نبی ہونا اسبات کے منافی نہیں کہ آپکے بعد کوئی شخص ظلی طور پر آپ کی شریعت کے قیام کے لئے بھی نبی کا عہدہ نہ پاسکے۔ ہم مرزا یعقوب بیگ صاحب کے اس الزام کی بھی تردید کرتے ہیں کہ ہم دنیا کے سب مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے امام کی تعلیم ہے۔ ہم کسی ایک مسلمان کو بھی کافر نہیں کہتے۔ اور صرف ان ہی کو کافر کہتے ہیں۔ جو قرآن و حدیث کے رُو سے کافر ہیں ✤

مرزا یعقوب بیگ صاحب کا یہ لکھنا بھی غلط ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے قدیم پیروان احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھتے ہیں۔ خود حضرت مسیح موعود نے اپنے قدیم پیروان کی جو فہرست شائع کی ہے۔ اسمیں سے بمشکل دس فیصدی اس انجمن سے تعلق رکھتے ہیں۔ باقی تمام قدیم پیروان اور علماء جماعت احمدیہ معہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام خاندان اور بقیہ جماعت کے سلسلہ کے مرکز قادیان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے دورخہ رویہ کو نہایت ناپسند کرتا ہے۔"

یہ ریزولیوشن سید حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ضلع سیالکوٹ کی تائید اور تمام حاضرین کے اتفاق رائے سے پاس ہوا

تیسرا ریزولیوشن

اس کے بعد احمدیان مالابار کی ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جو آجکل مخالفین کی مخالفت سے تکلیف میں ہیں۔ اور گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت میں انکی طرف توجہ مبذول کرنے کی استدعا کیگئی ✤

چوتھا ریزولیوشن

شیخ یعقوب علی صاحب نے پیش کیا کہ ان ریزولیوشنز کی ایک ایک نقل اردو انگریزی اخبارات کو برائے اشاعت بھیجی جاوے۔ یہ بھی پاس کیا گیا۔

جناب سید محمد اسحٰق صاحب کا لیکچر۔

ان ریزولیوشنوں کے پاس ہونے کے بعد جناب سید محمد اسحٰق صاحب فاضل نے اپنا مدلل لیکچر ان الفاظ میں شروع فرمایا۔ کہ سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ نے میرے مضمون کا عنوان "اختلافات اندرونی" رکھا ہے۔ لیکن میں اس پر بولنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کیونکہ ہمارے اندر خدا کے فضل وکرم سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اور یہ غلط ہے کہ ہمارے اندر اختلاف ہے۔ ہاں میں اس اختلاف پر تقریر کرونگا جس نے کچھ لوگوں کو ہم سے باہر کر دیا ہے۔ اور وہ بیرونی اختلاف کہا جا سکتا ہے نہ کہ اندرونی۔ اس پر حاضرین کی طرف سے جزاک اللہ اور مرحبا کی صدا بلند ہوئی۔ اور آپنے اپنا مضمون شروع فرمایا۔ سب سے پہلے آپنے مسئلہ خلافت کو لیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے نہایت واضح اور مدلل طور پر ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا سلسلہ نہایت ضروری ہے۔ اس کے بعد مسئلہ نبوت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے روشنی ڈالی۔ اور ثابت کیا کہ آپ نبی ہیں۔ اور غیر مبایعین سے گفتگو کرنے کے متعلق نہایت عمدہ طریق بتایا۔ جس قابلیت اور عمدگی سے آپنے اس مضمون کو بیان کیا۔ اس کو ہم الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔ حاضرین آپ کی ہر ایک دلیل اور برہان پر جزاک اللہ کی آواز بلند کرتے تھے۔ چونکہ یہ مضمون نہایت اہم اور ضروری ہے اسلئے ہم انشاء اللہ تعالےٰ کسی آئندہ اشاعت میں اس کو تمام و کمال درج کر دینگے۔ جو امید ہے ہمارے احباب کے ہاتھ میں انشاء اللہ تعالےٰ ایک ایسا کاری حربہ ہوگا۔ کہ جس کی غیر مبایعین ہرگز تاب نہیں لا سکینگے۔

ہمیں افسوس ہے کہ چونکہ مغرب کا وقت قریب آگیا تھا۔ اس لئے جناب سید صاحب ان تمام امور پر روشنی نہ ڈال سکے جو مبائعین اور غیر مبایعین میں اختلافی ہیں۔ اور صرف مسئلہ خلافت اور مسئلہ نبوت کو بیان کرنے کے بعد آپ کو اپنا لیکچر ختم کرنا پڑا۔ یہ مضمون نہایت ضروری اور اہم تھا۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ جناب سید صاحب کو اتنا وقت ملتا۔ جس میں آپ اس مضمون کے تمام پہلوؤں کو بیان فرما سکتے۔

اس کے بعد ۲۶ دسمبر ۱۹۱۶ء کی کارروائی ختم ہوئی۔ اور جلسہ برخاست کیا گیا۔

۲۷ دسمبر ۱۹۱۶ء کی کارروائی

اس روز سیدنا حضرت اولو العزم خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تشریف آوری سے قبل کارروائی کے شروع کرنے کی غرض سے شیخ یعقوب علی صاحب کی تحریک اور حضار جلسہ کی تائید سے جناب مولوی غلام اکبر خان صاحب فیکس چیف کورٹ حیدر آباد دکن صدر جلسہ مقرر ہوئے۔

حافظ جمال احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت فرمائی۔ اور منشی قاسم علیخان صاحب رامپوری المتخلص بہ قادیانی نے اپنی مسلمہ خوش الحانی سے کچھ نظمیں جو نعت و منقبت پر مشتمل تھیں۔ پڑھیں۔

آپ کے بعد محمد عظیم صاحب منظور بن مولوی دلپذیر صاحب بھیروی مشہور پنجابی شاعر جن کی تالیفات خاص طور پر غیر احمدیوں میں شہرت رکھتی ہیں نے ایک اردو نظم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت میں پڑھی۔ اگرچہ آپ کی مادری زبان پنجابی ہے لیکن آپ کی اردو نظم مضمون کے لحاظ سے خاصی عمدہ تھی۔

میاں محمد عظیم صاحب منظور کے بعد اکثر دوستوں نے فرمائش کی کہ منشی قاسم علی خان صاحب رامپوری اپنی ہندی نظم جو آپنے سیدنا حضرت مسیح موعود جری اللہ کی نعت میں تصنیف فرمائی ہے۔ پڑھیں۔ چنانچہ منشی صاحب نے اس نظم کو پڑھا۔ اور احباب کی مکرر خواہش پر آپنے وہ مشہور و مقبول غزل مولوی علی احمد صاحب حقانی کی جس کو نہایت قابلیت سے مخمس کیا گیا ہے۔ پڑھی۔

یہ نظم اگرچہ ۱۹۱۳ء کے جلسہ پر بھی پڑھی گئی تھی۔ مگر اس دفعہ بھی اسکے مضامین باسی نہ تھے۔ بلکہ پہلے کی نسبت زیادہ دلچسپی سے سنے گئے۔

آپکے بعد جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر صادق نے اپنے سفر پنجاب کے حالات مختصر طور پر سنائے۔ جو آپ کو ۱۹۱۶ء میں اکثر پیش آتے رہے۔ آپنے فرمایا۔ کہ اس سال مجھے عیسائیوں سے زیادہ بات چیت کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ بلکہ زیادہ تر غیر مبایعین کے ساتھ سابقہ پڑتا رہا ہے۔ مجھ کو جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب کے ہمراہ علاقہ ہزارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بھیجا تھا۔ اور ہمارے ہمراہ میاں محمد سعید صاحب سعدی لاہوری بھی تھے۔ اس سفر میں غیر مبایعین سے جو باتیں ہوئیں۔ ان میں سے چند ایک آپ صاحبان کو سناتا ہوں۔

ایبٹ آباد کے علاقہ میں میر مدثر شاہ پیغامی مبلغ سے بحث ہوئی۔ غیر احمدی بھی موجود تھے۔ میر مدثر شاہ نے مجھے کہا کہ کیا مرزا صاحب کا کہیں قرآن مجید میں ذکر آیا ہے بیشتر اس کے کہ میں اس کا کچھ جواب دیتا۔ خود ہی کہنے لگا۔ کہ ہاں ایک جگہ آیا ہے۔ لیکن دیکھو قرآن مجید میں کئی دفعہ نماز کا حکم ہے۔ مگر جو کوئی نماز نہ پڑھے۔ ہم اس کو کافر نہیں کہہ سکتے۔ پس جب باوجود قرآن کریم میں نماز کے حکم کے بکثرت ہونے کے ایک نماز نہ پڑھنے والے کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔ تو پھر مرزا صاحب جن کا صرف ایک دفعہ قرآن میں ذکر ہے۔ ان کو نہ ماننے پر کسی کو کیونکر کافر کہہ سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو محمد رسول اللہ قرآن کریم میں صرف ایک ہی جگہ کہا گیا ہے پھر بتائیے آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ ماننے والے کو کس طرح کافر کہہ سکتے ہیں۔ یہ سنکر وہ بالکل خاموش ہو گیا۔ اور کوئی جواب نہ دے سکا۔

اصل بات یہ ہے کہ نماز نہ پڑھنا اور بات ہے۔ اور نماز کے حکم کا انکار کرنا دوسری بات۔ جو شخص نماز کے حکم کا انکار کر دے تو اس میں کیا شک ہے کہ وہ کافر ہے۔

ایک شخص بھیرہ میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے سوال کا جواب کوئی مبلغ دے نہیں سکتا۔ میں نے کہا۔ فرمائیے۔ آپ کا کونسا لاجواب سوال ہے۔ کہا کہ حضرت صاحب کو وحی نبوت نہیں ہوئی۔ جب وحی نبوت نہیں تو آپ نبی کیسے ہوئے۔ میں نے جواب دیا کہ حضرت صاحب کو وحی نبوت ہوئی۔ اور ضرور ہوئی۔ کہنے لگا کہ کونسی؟ میں نے کہا کہ جب حضرت صاحب کو کہا گیا۔ یا ایہا النبی۔ اے نبی۔ تو جس وحی میں آپ کو نبی کہا گیا ہے۔ وہ وحی نبوت ہوئی یا نہ۔

احمد کے متعلق میں نے اپنے مذاق کے مطابق جو خدا کے فضل سے مجھ کو علوم عبرانی میں ہے۔ بائبل میں دیکھنا شروع کیا تو مجھے ایک دلیل یہ معلوم ہوئی کہ حضرت نبی کریم محمد رسول اللہ کا نام باوجود سخت تحریف و تبدیل کے آج تک تورات میں موجود ہے۔ اور وہ اس کو نکال نہیں سکے۔ چونکہ نبی کریم ع

مثیل موسیٰ ہیں۔ اس لئے آپ کا نام تورات میں اب تک رہنا ضروری تھا۔ اور رہا۔ لیکن احمدؐ کی پیشگوئی چونکہ نبی کریمؐ کے لئے نہ تھی۔ بلکہ ایک اور شخص کے متعلق تھی۔ اس لئے اس کو انجیل سے مٹا دیا گیا۔ اب کوئی شخص کسی زبان کے نسخہ میں اس کا وجود نہیں دکھلا سکتا۔ لیکن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اب تک تورات میں موجود ہے۔ اور احمدؐ کی پیشگوئی کو قرآن کریم میں محفوظ کر دیا۔ تاکہ قرآن میں نقل ہونے سے معلوم ہو کہ یہ ایک اور زمانہ کے لئے ہے۔ اور اس زمانہ کے لئے جو قرآن کے بعد آئے گا۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ مسیح نے اپنے آنے کے متعلق اس طرح پیشگوئی کی تھی کہ میں دوبارہ آؤں گا۔ اور یہ اس طرح پوری ہوئی۔ کہ قرآن کریم میں وہ لفظ احمدؐ سے نقل کی گئی۔ اور احمدؐ عربی میں کہتے ہیں دوبارہ آنے کو۔

آپ کے بعد جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اکثر دوستوں کی خواہش پر کھڑے ہوئے۔ اور آپ نے بھی اسی سفر کے بعض حالات بیان کئے۔ آپ نے سید مدثر شاہ کی ایک بات بیان کی کہ اس نے لوگوں میں یہ بات مشہور کر رکھی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت میں اور آپ کے بعد خلیفۂ اول کے وقت میں جب کبھی حضرت خلیفۂ اول بیمار ہوتے۔ تو مولوی محمد علی آپ کی جگہ قرآن کریم کا درس دیتے تھے۔ حالانکہ یہ ایک ایسا جھوٹ ہے۔ جسے ہر ایک وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خلیفۂ اول کے وقت یہاں آیا ہو۔ آسانی سے معلوم کر سکتا ہے۔ مولوی محمد علی درس قرآن کریم دینا تو بڑی بات ہے۔ اُسے تو قادیان کے زمانہ قیام میں کبھی یہ توفیق نصیب نہیں ہوئی کہ اس نے کسی ایک شخص کو بھی قرآن کریم پڑھایا ہو۔

مولانا موصوف ابھی کچھ اور بیان فرمانا چاہتے تھے کہ اتنے میں سیدنا اولوالعزم تشریف لے آئے۔ حضور کے رونق افروز ہونے پر جناب ذوالفقار علی خان صاحب رامپوری نے غیر مبائع ممبران انجمن احمدیہ کے اخراج کا ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ:- میں احباب کے سامنے ایک بات پیش کرنی چاہتا ہوں۔ اور یہ نہ صرف میری آواز ہے۔ بلکہ ان تمام احمدیوں کی آواز ہے۔ جو سرزمین رامپور میں رہتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کا جنہوں نے سلسلہ کو پاش پاش کر دینا چاہا۔ اور جنہوں نے ظاہر کیا کہ صدر انجمن احمدیہ ٹوٹ گئی ہے۔ اور جنہوں نے آج تک کہ اس اختلاف پر تین سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ ایک پیسہ تک چندہ نہیں دیا۔ اور یہی نہیں کہ خود نہیں دیا بلکہ اور لوگوں کو بھی اس میں چندہ دینے سے روکا اور اپنی وصایا کو جو کہ صدر انجمن احمدیہ کی تھیں منسوخ کرا لیا اور لوگوں کو ترغیب دلائی کہ وہ بھی اپنی وصیتوں کو منسوخ کر دیں۔ ان کو صدر انجمن کی ممبری سے خارج کر دیا جائے اس وقت تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی نے انکی تمام حرکات ناشائستہ سے اس امید پر چشم پوشی فرمائی ہے کہ ممکن ہے وہ اپنے رویہ میں اصلاح کر لیں۔ لیکن وہ بجائے اصلاح کرنے کے دن بدن زیادہ زور سے اس انجمن کی تخریب کے درپے ہو رہے ہیں۔ پس اگر اب بھی ان کو انجمن کی ممبری سے علیحدہ نہ کیا گیا۔ تو یہ ہم احمدیوں پر بڑا ظلم ہوگا کیونکہ ہم انجمن کو اپنے اموال حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے ماتحت صرف کرنے کے لئے دیتے ہیں۔ اور اس پر پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ اس انجمن کے ممبر کہلا کر اس کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ پس اب چشم پوشی حد سے بڑھ گئی ہے۔ اور ان کا طرز عمل دن بدن زیادہ خطرناک ہو رہا ہے۔ اس لئے میں بڑے زور سے یہ بات پیش کرتا ہوں کہ خواجہ کمال الدین صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر محمد حسین صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب اور مولوی غلام حسن صاحب کو صدر انجمن احمدیہ کی ممبری سے خارج کیا جائے۔

خان صاحب کی اس تقریر پر تمام حاضرین جلسہ نے متفق اللفظ ہو کر کہا کہ بے شک بے شک ان لوگوں کو انجمن سے اب خارج کر دینا چاہیئے۔

اِس کے متعلق ہر ایک مقام کی جماعت احمدیہ کے سکرٹری صاحب نے اپنی جماعت کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اسی مسئلہ پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی۔ اور ان لوگوں کے ممبر رہنے کو سخت خطرناک اور نقصان دہ بتلاتے ہوئے اسبات پر زور دیا کہ ان لوگوں کو خارج کر دینا چاہیئے۔

اس ریزولیوشن کے پیش ہونے اور اس پر مختلف احباب کے تقریر کرنے کے بعد جناب میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے اپنا مسدس پڑھا۔ جو پند و نصائح پر مشتمل اور قوم کو چندہ کی تحریص دلانے والے مضامین سے پُر تھا۔ جسے ہم انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب درج اخبار کرینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

قریباً گیارہ بجے سیدنا حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح ثانی نے سُورۂ عنکبوت کی چند ابتدائی آیات تلاوت فرما کر اپنی تقریر شروع فرمائی۔ جو مفصل اور مکمل تو انشاء اللہ کتاب کی صورت میں حضور کی دوسری تقریروں کے ساتھ عنقریب شائع کی جائیگی۔ لیکن اس کا خلاصہ در خلاصہ نہایت مختصر الفاظ میں ہدیہ احباب کیا جاتا ہے تاکہ مکمل کے پہنچنے تک ابھی سے شیریں کام ہو لیں۔

حضور نے فرمایا کہ قبل اسکے کہ میں اصل تقریر شروع کروں چند باتیں آپ لوگوں سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) یہ کہ پچھلے سال میں نے کچھ وعدے آپ لوگوں سے کئے تھے لیکن وہ پورے نہیں ہو سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس سال قادیان میں سخت بخار رہا ہے۔ اور مجھے رؤیا میں بتایا گیا تھا۔ کہ ایک سخت بخار قادیان میں آئے گا۔ چنانچہ یہاں کے رہنے والوں میں سے قریباً تمام کے تمام بخار میں مبتلا رہے ہیں۔ اور اس شدت سے بخار رہا کہ اگر کسی گھر میں آٹھ آدمی تھے۔ تو آٹھ ہی بیمار تھے۔ اس لئے وہ لوگ جو کام کرنے والے تھے۔ وہ بھی اکثر حصہ سال کا بیمار رہے ہیں۔ اور کام نہیں کر سکے۔ اب آیندہ سال انشاء اللہ تمام وعدے پورے ہو سکینگے۔

دوسرے ایک تازہ شور مولوی محمد احسن صاحب کے رسالا اور اشتہارات کا ہے۔ مولوی صاحب نے ایک تازہ اشتہار میں لکھتے ہیں کہ:-

"مجھے اس وقت تک علم نہ تھا کہ صاحبزادہ صاحب کے عقائد میں کوئی فساد واقع ہو چکا ہے۔ اس لئے میں خود اسبات کا مجوز تھا کہ صاحبزادہ صاحب کو خلیفہ مقرر کیا جاوے"۔

میں حیران ہوں کہ انہوں نے اسقدر جھوٹ کیوں بولا۔ کیا وہ پہروں ان عقائد کے حق ہونے پر مجھ سے گفتگو نہیں کرتے رہے۔ جن سے اب لاعلمی ظاہر کرتے ہیں۔ اور پھر کیا ان کے بیٹے نے ان کی طرف سے میرے رسالہ القول الفصل کے متعلق جس میں مسئلہ نبوت۔ کفر اسلام اور اسمہٗ احمدؐ بیان کیا گیا ہے۔ نہیں لکھا تھا کہ:-

"رسالہ انہ لقول فصل و ما ہو بالهزل کو خاکسار نے جناب والد صاحب کو سنایا۔ دعاوی صادقہ

اور مصدقہ سنکر ایسے خوش ہوئے کہ عوارض لاحقہ متعلقہ پیری و ۰ بگر امراض کو فراموش کر دیا۔ اور کہنے لگے۔ بحمد اللہ میں نے وہ وقت پالیا کہ جس کا میں سالہا سال سے منتظر تھا"۔

کیا میں نے القول الفصل میں اپنے ان تمام عقائد کو نہیں لکھا جن پر آج وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو پتہ نہیں تھا۔ اگر وہ جھوٹ نہیں کہتے تو وہ اپنے بیٹوں کو لے کر جو عمر میں مجھ سے چھوٹے اور صحت کے لحاظ سے اچھے ہیں۔ میدان میں آئیں اور حلف اٹھائیں کہ انکو میرے عقائد کا علم نہ تھا۔ کیونکہ خود تو وہ اس مقابلہ پر آنا نہیں چاہتے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے رسالہ القول المجید میں لکھا ہے کہ میں تو موت کو نعمت غیر مترقبہ سمجھتا ہوں۔ حالانکہ یہ بھی قرآن کے خلاف ہے۔ قرآن کریم میں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافروں کو چونکہ زندگی سے محبت ہے۔ اور موت سے ڈرتے ہیں۔ اس لئے مباہلہ کے لئے نہیں آتے لیکن مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں چونکہ موت کو نعمت غیر مترقبہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے مباہلہ نہیں کرتا ہم قرآن کریم کے مقابلہ میں مولوی صاحب کی بات کو کیونکر درست مانیں۔ خیر اگر وہ خود اس طرح بہانے بنا کر بھاگنا چاہتے ہیں تو اپنے بیٹوں کی قسم کھائیں۔ اور انکو پیش کر دیں ٭

تعجب ہے کہ جب حضرت خلیفہ اول رضہ گھوڑے پر سے گرے تھے تو مولوی محمد احسن نے غالباً نواب صاحب کو یا مجھے ایک خط لکھا تھا۔ کہ مولوی صاحب مرتد ہو گئے اور حضرت صاحب کا الہام پورا ہو گیا۔ اور میں نے ان کو جواب دیا تھا کہ یہ آپ کا خیال درست نہیں۔ کیونکہ جب گھوڑے پر سے گرنے کا الہام ظاہری شکل میں پورا ہو گیا ہے۔ تو پھر ان معنوں میں نہیں لیا جاسکتا (اس وقت بابو غلام الحسنین صاحب لودھیانوی جو دہلی میں ڈرافسمین ہیں۔ کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے قسمیہ کہا کہ جناب میر قاسم علی صاحب کے مکان پر مولوی صاحب نے یہی بات جو حضور نے فرمائی ہے۔ مجھ سے بھی کہی تھی) ٭

انہوں نے جو اعلان کیا ہے۔ اس میں ایک لطیفہ ہے اور اس سے میری حضرت مسیح موعود سے ایک مماثلت ثابت ہو گئی ہے۔ جب حضرت اقدس نے دعویٰ کیا۔ تو محمد حسین نے کہا کہ میں نے ہی ان کو چڑھایا ہے۔ اور میں ہی گراؤں گا۔ اسی طرح مولوی محمد احسن کہتے ہیں کہ میں نے ہی اسکو خلیفہ بنایا ہے۔ اور میں ہی معزول کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ اپنے اس اشتہار میں لکھتے ہیں

کہ "صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب بوجہ اپنے عقائد فاسدہ پر مصر ہونے کے میرے نزدیک ہرگز اس بات کے اہل نہیں رہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کے خلیفہ یا امیر ہوں۔ اور اس لئے میں اس خلافت سے جو محض ارادی ہے۔ سیاسی نہیں۔ صاحبزادہ صاحب کا اپنی طرف سے عزل کر کر عنداللہ وعندالناس بری ہوتا ہوں۔ جو میرے سر پر تھی"۔

اگرچہ مولوی صاحب کی یہ بات نہایت فضول اور لغو ہے کیونکہ خلیفہ خدا تعالیٰ بناتا ہے۔ لیکن میں فرض کر لیتا ہوں کہ مولوی صاحب نے ہی خلیفہ بنایا تھا۔ اور اب میں انکی دی ہوئی خلافت سے اپنے آپ کو معزول سمجھتا ہوں۔ اور اعلان کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے مولوی محمد احسن کے خلیفہ بنانے سے میری بیعت کی تھی۔ وہ مجھ سے علیحدہ ہو جائیں۔ میں انکو آزاد کرتا ہوں۔ یوں تو ہر ایک شخص آزاد ہے کہ جو عقیدہ چاہے رکھے۔ لیکن میں اپنی طرف سے ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ اور اس طرح ان پر کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ کہ انہوں نے میری بیعت توڑ دی۔ لیکن میں تو اس خلافت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ جو مولوی محمد احسن نے دی ہو۔ مجھ کو میرے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ ہاں جن لوگوں نے خدا کے حکم کے ماتحت اور خدا کی رضاء کے لئے میری بیعت کی ہے۔ ان کے اگر جسموں کو بھی ریزہ ریزہ کر دیا جائے۔ تو بھی وہ مجھ سے علیحدہ نہیں ہو سکتے ٭

مولوی محمد احسن کا پھرنا بھی میری صداقت کی دلیل ہے۔ حضرت صاحب ابھی زندہ تھے۔ کہ میرے چھوٹے بھائی مرزا شریف احمد نے جو کہ اس وقت آٹھ نو برس کے تھے ایک رؤیا دیکھی۔ کہ بازار میں ایک شخص محمد احسن کی قبر ہے۔ حضرت صاحب نے یہ رؤیا سنکر فرمایا کہ یہ شخص مرتد ہو جائیگا۔ اسی طرح ابھی جبکہ مولوی محمد احسن امروہہ میں ہی تھے اور مجھے فضل عمر لکھ کر خط بھیجتے تھے۔ کہ مجھ کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ ان کے بیٹے کا خط آیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ مولوی صاحب مر گئے۔ چنانچہ ظہر کے وقت میں نے وہ رؤیا لوگوں کو سنا دی۔ اور اس وقت بہت سے لوگ موجود تھے جو اس وقت بھی ہونگے۔ اور میں نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ میرا

خیال ہے کہ مولوی صاحب پھر ہو جائینگے۔ چنانچہ اب انہوں نے اس بات کا اعلان کر دیا ہے۔ (اس وقت بعض لوگوں نے جو حضور کی مجالس میں اکثر بیٹھنے کا شرف رکھتے ہیں۔ اور اس وقت جبکہ حضور نے یہ رؤیا بیان کی تھی۔ موجود تھے۔ کھڑے ہو کر کہا کہ ہم اس بات کے گواہ ہیں) مجھ کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا۔ اور لوگوں کو میری طرف جھکا دیا۔ اور وہ لوگ جو مجھ سے دور تھے ان کو میرے نزدیک کر دیا۔ قرآن کریم کی آیت ہے۔ الم یروا انا ناتی الارض ننقصها من اطرافها افهم الغلبون۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے۔ کہ ہم زمین کو کنارہ سے کاٹتے آئے ہیں اب بھی وہ لوگ سچے ہیں۔ جبکہ ہر طرف سے لوگ ہماری طرف آرہے ہیں ٭

اسکے بعد حضور نے اپنے اعتقادات متعلق حضرت مسیح موعود کے درجہ۔ مسئلہ کفر اور غیر احمدی کے جنازہ کے متعلق بیان فرمائے جو مفصل طور پر حضور کی مکمل تقریر میں درج کئے جائینگے نیز غیر احمدیوں کو لڑکی دینے کے متعلق بھی مختصراً فرمایا۔ کہ حضرت صاحب نے اس بات سے سختی سے روکا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا بھی یہی عمل تھا۔ اور میں بھی سخت ناپسند کرتا ہوں اس تقریر کے خاتمہ پر حضور نے فرمایا کہ میں آپ لوگوں کو ایک نصیحت کرتا ہوں۔ اور وہ ایسی ضروری ہے۔ کہ اس پر عمل کرنا ہر ایک شخص کے لئے نہایت ضروری ہے۔ وہ یہ ہے جس شخص کو کوئی شک کسی مسئلہ میں پیدا ہو۔ وہ اس شک کے دور کرنے کی بہت جلدی کوشش کرے۔ اور مجھ سے پوچھے خط کے ذریعہ یا خود یہاں آکر یا اگر میں ضرورت سمجھوں تو ایسے لوگوں کے لئے یہاں سے آدمی روانہ کر سکتا ہوں۔ بعض لوگ اپنے شکوک کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ شک نہر ہے۔ اگر فوراً اس کا علاج نکیا جاوے تو آخر کار ہلاکت کا موجب ہو جاتا ہے۔ پس آپ لوگوں کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ایمان کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ اس کی پرواہ نہ کی جائے۔ اور اس کو یونہی ضائع ہو جانے دیا جائے۔ کسی کا شعر ہے ؎

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا
ساغر جم سے مرا جام سفال اچھا ہے

لیکن ایمان ایسی چیز نہیں کہ ایک دفعہ کھو کر پھر اس کو سستے داموں خرید لیا جائے۔ پس اپنے ایمان کی ہر ایک فکر کرے جبکہ شکوک پیدا ہوں۔ وہ اپنے شکوک دور کرنے کی کوشش کرے۔ حضور کی اس تقریر کے بعد نماز ظہر وعصر کے لئے جلسہ برخاست ہوا۔ اور دونو نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں ٭ (باقی آئندہ)

اشتہارات

پتھّر کا کوئلہ

خاکسار عرصہ چھ سال سے بنگال کے جھریا کول فیلڈ میں پتھر کے کوئلہ کا کاروبار کرتا ہے اور اس میں خدا کے فضل سے خوب تجربہ رکھتا ہے۔ پس ضرورت والے تمام اصحاب خصوصاً ہمارے احمدی بھائی ہر قسم کے کوئلہ کے لئے مجھے آرڈر دیکر ممنون فرماویں انشاء اللہ نہایت قلیل نفع پر تعمیل کرونگا۔ کم از کم ایکبار معاملہ کرکے ضرور آزمائیے ۔

عبدالکریم احمدی کول مرچنٹ پوسٹ آفس شہر آرہ

ایک رشتہ کی ضرورت ہے!

پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ عمر قریباً ۲۸ سال۔ بستری کا کام کرتے ہیں۔ آمدنی ۳۰ روپے ماہوار۔ جائداد قریباً ایک ہزار روپیہ کی ہے ۔ خط و کتابت بنام

میاں برکت علی صاحب گھنوکے ججے ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ

الخطبہ

(۱) میری پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ (۲) صرف ایک بچہ ۱۴ سال کا ہے۔ (۳) میری موجودہ تنخواہ ۱۵۰ روپے ہے۔ (۴) تین صد کے قریب یوراث ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری عمر تقریباً چالیس ۴۰ سال ہے ۔

ع۔ ر معرفت الکمل قادیان دارالامان

تریاق امراض نسواں

ظاہر ہے کہ اشتہارات میں ہمیشہ رنگین اور مبالغہ آمیز اور زمین و آسمان کے قلابے ملانے والی عبارات کا التزام اشتہار دینے والے کے مدنظر رہتا ہے کبھی بھی حقیقت الامر کا اظہار مقصود و ملحوظ نہیں ہوتا۔ اس لئے میں بفضلہ تعالیٰ اشتہاریوں کے عام اور مذکورہ بالا شیوہ سے احتراز کرکے صرف حقیقت الامر کا اظہار کرتا ہوں کہ :-

(۱) جو مستورات اسقاط حمل کے مرض یا خطرہ میں مبتلا ہوں یا

(۲) جن کے بچے ایک خاص مدت میں تشنج یا اُم الصبیان یا قرینہ (اٹھرا) سے ضائع ہو جاتے ہیں یا

(۳) جن کو ہمیشہ لڑکیوں کے پیدا ہونے اور لڑکوں سے محروم رہنے کی شکایت ہو۔ یا

(۴) جو مرض سیلان ابیض (لیکوریا) یعنے سفید پانی آنے کی وجہ سے مریض ہوں۔

وے سب اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے اور اُسی کے فضل اور احسان کے اُمیدوار ہوکر مجھ سے تریاق امراض نسواں منگائیں جسکے مفید ہونے اور بالکل مفید اور کامیاب ہونے میں مجھے بفضلہ تعالیٰ ذرہ بھر بھی شبہ نہیں۔ پہلی اور تیسری صورت میں نو ماہ اور دوسری صورت میں ایک سال اور چوتھی صورت میں ۳ ماہ دوائی کا استعمال کرنا پڑے گا۔ ایک ماہ کی دوائی کی قیمت تین روپیہ (۳) علاوہ محصول کے ہے۔ پرچہ استعمال ہر صورت میں شامل دوائی ہوا کریگا ۔

حکیم محمد زمان عباسی معالج خاندان نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ مقام قادیان ضلع گورداسپور ۔

الخطبہ

ایک نوجوان خوش شکل قریشی ۲۳ سالہ چالیس ۴۰ روپے ماہوار پر گورنمنٹ ملازم مدرس ہے۔ اور آئندہ ترقی یقینی۔ نکاح کا خواہشمند ہے۔ لڑکی ذات اجمال سلیقہ شعار۔ کھانے پکانے میں خصوصیت سے ماہر ہو۔ باقی اُمور بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں۔

خط و کتابت

معرفت الکمل قادیان دارالامان

سامانِ ورزش کیلئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ

احمدی شائقین کیخدمت میں اس اشتہار کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمارا کارخانہ ہر قسم کے سامان ورزش از قسم۔ کرکٹ ہاکی۔ فٹ بال ٹینس۔ بیڈمنٹن اور جمناسٹک وغیرہ مدت سولہ سال سے ہندوستان اور بیرون از ہند بہم پہنچا رہا ہے۔ لیکن ہنوز احمدی قوم نے زمانہ حال کی روش کے مطابق قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کارخانہ کیطرف بہت کم توجہ کی ہے۔ لہذا جو احباب سکولوں میں ملازم ہیں یا کسی اور جگہ سپورٹس کے سامان کیضرورت کو دخل رکھتے ہوں۔ انکی خصوصاً و دیگر شائقین کی عموماً توجہ درکار ہے قومی مرکز قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مولانا مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے ہمارے کارخانہ کے متعلق فرماتے ہیں :-

" جنابمن! میں یہ بات بلا تامل کہتا ہوں کہ میں آپکے کارخانہ سے ہر طرح سے خوش ہوں۔ آپ سامان کرکٹ و فٹ بال کے متعلق فرمائشوں کی تعمیل نہایت مستعدی سے کرتے رہے ہیں آپ جو سامان ورزش مجھکو بناکر بھیجتے رہے وہ بلحاظ قیمت و خوبی ساخت مقابلتہً نہایت ہی اطمینان بخش ثابت ہوتا رہا ہے" آپکا صادق محمد الدین۔ ہیڈ ماسٹر

مکمل فہرست حسب فرمائش مفت بھیجی جائے گی

پتہ ... صرف۔ قطام سیالکوٹ شہر

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مقوی اعصاب گولیاں

یہ گولیاں ہر قسم کے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہیں چونکہ اعصاب کا مبدأ دماغ ہے اور ان کا جال تمام جسم میں پھیلا ہوا ہے اسلئے یہ گولیاں مقوی دماغ مقوی معدہ مقوی حافظہ اور کثرت بول کیلئے از حد مفید ہیں دماغی محنت کی تھکان کو رفع کرتی ہیں اسی طرح اور بھی بعض فوائد ہیں قیمت فیدر جن عمر ایک ... من سے اوپر فی گولی ۱ور فیصدی چھ روپے چار آنہ لیکن احباب الفضل کے حوالہ سے منگوانے والوں کے لئے ایک روپیہ میں ۵ گولیاں۔ اس سے اوپر فی گولی اور فی سینکڑہ ... پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ بھیجا جائیگا۔ جواب طلب اُمور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے۔ ملنے کا پتہ :- حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت مخلص اور پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول بھی آپکی بعض دواؤں کو